

آیت 36 : اس آیت میں اخلاقی تربیت کی بات ہو رہی ہے۔ ہم بھلی آیات سے احکامات پڑھتے آ رہے ہیں جس سے آیت بہترین معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ یا اب آیت ایسی ناپسندیدہ بات سے روکا جا رہا ہے اور وہ ہے تجسّی ہمیں کیا سمجھیں آیا؟ اور کیوں روکا گیا اس سے؟

جواب : بے معنی چیزوں کی کھوج لگانا بھدڑ دو۔ جس بات سے ہمیں مطلب نہیں اسکی ٹوہ نہ لیں۔ اسکی وجہ سے رشتوں میں بگاڑ آتا ہے۔ بدگمانی، بدظنی کی وجہ سے دوسروں پر الزام لگ جاتے ہیں۔ مسلمان وہ ہے جس سے دوسرے سلامت رہے اسنے یا کھوں اور اسکی زبان سے۔

سوال : آیت کے آخر میں کن تین چیزوں کا ذکر ہے جو ہمیں اس برائی میں ملوث کر دیں یا بچا لیں؟ اور ہمارے بھل گئی کیا بات ہے؟

جواب : کان، آنکھ اور ہمارا دل۔ جو قیامت کے دن ہمارے بھلوں کی گواہی دینگے۔

اپنی تین راستوں سے ایمان الذا آتا ہے۔ اسکی حفاظت کرنی ہے۔ بیکار باتیں اپنی زندگی سے نکالنی ہے۔ علم و یقین کے ساتھ مینا ہے۔ بدگمانی پر ساتھ نہیں دینا۔

آیت 37 + 38 : ہم دیکھ رہے ہیں کہ توہمات کی آیات اس سورہ میں یاں تک بیان ہوئیں ہیں اب آخری کلم دیا جا رہا ہے کہ زمین میں اکثر کرمت چلو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کو متبکر والی چال ہی پسند۔ جیسے کسی کو کوئی اعلیٰ ممبرہ مل جاتا ہے حکومت کے کسی بڑے مذہب پر فائز ہو جائے تو انکی چال ڈھال بدل جاتی ہے۔ آیت رتغوت آ جاتی۔ لہذا ایسی اکثر اور اعب جملے کے پیر اقدام سے روکا جا رہا ہے۔ عاجزی، انکساری کو اپنانا ہے۔

آیت 39 : اس آیت میں ان تمام احکامات کی طرف اشارہ ہے اور پھر نثرک سے منع کیا جا رہا ہے کہ اسکا انجام ملامت زدہ ہو کہ ہم میں دھکیلا جائے گا۔ ہم ان احکامات کو تسلیم